حاجی احمد ملاح کا سندھی میں قرآن کا منظوم ترجمہ اور اس کی خصوصیات

ثناء اللہ بھٹو ☆

There are about 20 different Sindhi translations of the Holy Quran are available. However Haji Ahmad's translation is somewhat different on the grounds of its lyrical nature. I described different characteristics of this translation by comparing it with a number of other Sindhi translations of the Holy Quran.

باب الاسلام سندھ کے علماء ودعاۃ کی دیگر خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ انہوں نے قرآن مجید کی تعلیم کو عام کرنے کے لیے قرآن مجید کے تراجم کرنے میں پہل کی۔ مخدوم نوح نے قرآن مجید کا فارسی میں ترجمہ اس وقت کیا جب شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔ یہ ترجمہ شاہ ولی اللہؒ کے ترجمۂ قرآن سے ۹۰ سال قبل ہو چکا تھا۔ چونکہ شاہ ولی اللہ دارالسلطنت دہلی میں مقیم تھے، اس لیے ان کے ترجمہ کو پذیرائی حاصل ہوئی، جبکہ مخدوم نوح کے ترجمہ کو وہ شہرت نہیں ملی اور وہ درگوشۂ گمنامی میں رہا، تاآنکہ پندرھویں صدی ہجری کی شروعات میں اسے زیور طبع سے آراستہ کیا گیا۔

برصغیر پاک وہند میں قرآن مجید کے اردو تراجم کے بعد دوسرے نمبر پر جو تراجم ہوئے وہ سندھی زبان میں ہیں۔

دائرۂ معارف اسلامیہ کی عبارت اس طرح ہے:

> ''اس وقت تک عربی زبان کے سب سے زیادہ قرآن مجید کے تراجم وتفاسیر اردو میں ہیں، اس کے بعد سندھی زبان ہے جس میں دیگر زبانوں سے زیادہ تراجم اور تفاسیر

ڈین فکلٹی آف تقابل ادیان واسلامک کلچر جام شورار یونیورسٹی آف سندھ۔

ہیں، جن کی تعداد ۶۷ ہے اور اس کے بعد فارسی کا نمبر آتا ہے۔" (۱)

درحقیقت یہ معلومات چالیس پینتالیس سال قبل کی ہیں، اس کے بعد قرآن مجید کے بہت سارے تراجم و تفاسیر کی تلخیصیں آچکی ہیں۔

ہم جس ترجمے کا تعارف پیش کر رہے ہیں وہ ہے "نور القرآن" یہ سندھی میں منظوم، یعنی (شعری) ترجمہ ہے جو حاجی احمد ملاح صاحب نے کیا ہے۔ حاجی احمد ملاح صوبہ سندھ کی ایک تحصیل بدین کے ایک قصبے "کنڈو" میں ۱۳۱۴ھ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام "نانگیو" تھا۔ جو کہ ایک ناخواندہ معمولی کسان تھا۔ حاجی احمد ملاح کا پورا خاندان ناخواندہ تھا، مگر اللہ تعالیٰ نے اس خاندان میں ایسے فرد کو پیدا کیا جس نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دیا اور وہ اپنے علاقے کے مسلمانوں میں مروج جاہلانہ رسوم و بدعات اور شرک کو ختم کرنے میں کوشاں رہے۔

چنانچہ دعوت و تبلیغ کے ساتھ قلم کے ذریعے بھی جہاد کیا۔ ان کی اکثر تصانیف شاعری پر مشتمل ہیں، جو مجموعے چھپ کر مارکیٹ میں آچکے ہیں، وہ درج ذیل ہیں:

دیوانِ احمد، گلشنِ احمد، گلزارِ احمد، بیاضِ احمد، پیغامِ احمد، ہیکڑائی حق، فتح لنواری، معرفۃ الالٰہ اور نور القرآن۔ (قرآنِ کریم کا منظوم ترجمہ)

مذکورہ بالا کتب میں "معرفۃ الالٰہ" کے علاوہ تمام کی تمام کتب نظم کی شکل میں ہیں۔ احمد ملاح کی تمام تصانیف علمی اور ادبی لحاظ سے اعلیٰ اور امثل ہیں، مگر نور القرآن ادبی اعتبار سے بہت بلند مقام رکھتی ہے۔ یہ سندھی زبان کا شہ پارہ، فصاحت و بلاغت کا ایک بے نظیر اور عجیب نمونہ ہے۔ ترجمے اور زبان کا صحیح لطف اور مزہ تو وہی شخص لے سکے گا جو اس کا نہ صرف جاننے والا ہو بلکہ ادبی، شعری اور بلاغی ذوق بھی رکھتا ہو:

قدر زر زرگر بدانہ قدر جوہر جوہری

نور القرآن میں ترجمہ جس نظم کی صنف میں کیا گیا ہے وہ قدیم صنف ہے۔ جس کو سندھ کے قدیم شعراء شیخ حماد، نوح ہوتیانی، شیخ اسحاق آہنگر، اور قاضی قادن سے لے کر شاہ عبد الکریم بلڑی والے، شاہ لطف اللہ قادری، شاہ عنایت رضوی اور شاہ عبد اللطیف بھٹائی جیسے شعراء نے اپنی شاعری

میں کیا ہے۔(۳) اور اسی صنف کو سندھ کے دیگر کبار شعراء نے بھی استعمال کیا ہے۔

فنی ترتیب کے لحاظ سے سندھی بیت شروع میں دو سطور، پھر بعد میں تین سطور میں پایا جاتا تھا۔سندھ کے بڑے شاعر سنگ چارن کا ایک بیت تین سطر کا ہے، بعد میں چار اور اس سے بھی زیادہ سطور والے ابیات کہے گئے اور کہے جا رہے ہیں۔(۴)

جس طرح ابیات میں سطور کی تعداد کی کوئی پابندی نہیں ہوتی' اسی طرح کسی موضوع کی بھی قید نہیں ہوتی۔ڈاکٹر عبدالمجید سندھی لکھتے ہیں:

''اگرچہ شاعری کے مضامین' مقاصد اور رجحانات میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے، تاہم ہر دور کے شاعر نے ابیات کو اپنے خیالات کے اظہار کا ذریعہ بنایا ہے۔سومروں کے دور میں کہانیوں اور واقعات کو مؤثر بنایا گیا اور واقعات کو بیان کرنے کے لیے ابیات کا استعمال ہوا۔چنانچہ واقعاتی ابیات کا بہت بڑا ذخیرہ وجود میں آیا جس میں تاریخی یا عمومی واقعات بیان کیے گئے تھے۔''(۵)

نور القرآن کی خوبیاں:

یہ ترجمہ بے شمار خوبیوں کا حامل ہے ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

☆ اس ترجمہ میں خالص سندھی لغت کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔عموماً شاہ عبداللطیف کے رسالے والی قدیم سندھی لغت والے اسلوب کو اختیار کیا گیا ہے۔

☆ یہ ترجمہ ادبی اعتبار سے تمام خوبیوں سے سرشار ہے جس میں فصاحت و بلاغت کی تمام خوبیاں پائی جاتی ہیں۔

☆ اس ترجمے کو سہل اور آسان انداز میں پیش کیا گیا ہے' جس سے عام آدمی بھی استفادہ کر سکتا ہے۔

☆ قرآن مجید کے الفاظ و کلمات کا ترجمہ کہیں بھی نہیں چھوڑا گیا ہے، تاہم قرآنی الفاظ کی تقدیم و تاخیر ہوتی ہے انہیں با محاورہ بنانے کے لیے ایسا کیا گیا ہے۔

☆ اس ترجمہ میں محاورات اور الفاظ دونوں کا لحاظ رکھا گیا ہے۔

☆ سندھی زبان میں اب تک لکھے گئے منظوم ترجموں میں مکمل قرآن کا یہی ترجمہ ہے جبکہ سندھ

کے بڑے عالم مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی (ت ۱۱۷۴ھ/۱۷۶۰ م) نے سندھی نظم میں قرآن مجید کے آخری پارے ''عم'' کا ترجمہ کیا تھا۔ یہ ترجمہ پہلی مرتبہ ۱۳۳۰ھ ممبئی سے شائع ہوا' بعد میں علامہ غلام مصطفیٰ قاسمی نے مرتب کر کے دوبارہ چھپوایا۔علامہ قاسمی نے اس ترجمہ کے دیباچہ میں لکھا ہے:

''مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی نے سندھی زبان میں ایک پارے کا ترجمہ کر کے بعد والے علماء کے لیے تراجم کے لیے راہ ہموار کر دی ہے۔'' (۶)

تفسیر ہاشمی میں ''ن'' قافیہ والا ایک طویل بیت ہے، جس کی ۲۵ سطور ہیں اور ''و'' والے قافیہ کے ایک بیت میں ۳۵ سطور ہیں۔ ان کے علاوہ ''ی'' اور الف اشباع (۷) قافیے والے ابیات بھی ہیں۔

مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی سندھ کے بہت بڑے عالم گزرے ہیں، ان کے علم کی شہرت نہ صرف پاکستان تک محدود ہے بلکہ عرب ممالک میں بھی ان کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی نے ''تفسیر ہاشمی'' میں قدیم سندھی زبان استعمال کی ہے' اور ترجمہ وتفسیر کا پورا حق ادا کیا ہے۔

نور القرآن کے مترجم حاجی احمد ملاح اگرچہ علمی لحاظ سے مخدوم ٹھٹوی سے کم تھے لیکن اگر دونوں تراجم کا موازنہ کیا جائے تو احمد ملاح کا کیا ہوا ترجمہ لغت اور عام فہم کے اعتبار سے بہت بہتر نظر آتا ہے اور فصاحت و بلاغت میں بھی بلند مقام رکھتا ہے۔ حاجی احمد ملاح کے ترجمہ میں عام فہم کا بہت زیادہ خیال رکھا گیا ہے اور ترجمہ کے لیے خاص الفاظ استعمال کیے گئے ہیں اور شاعری کے باوجود اختصار والا اسلوب اختیار کیا ہے' جبکہ یہ چیزیں تفسیرِ ہاشمی میں نہیں پائی جاتیں۔

ذیل میں ہم تفسیر ہاشمی اور نور القرآن کے موازنہ کے لیے چند مثالیں پیش کرتے ہیں: نور القرآن: ''وخلقناكم ازواجاً'' (۸)

''۽ اپايو سون آن کي جوڙو نر ۽ نار'' (۹)

تفسیر ہاشمی: ۽ اسان انکي خلقيو آهي کري جت جوڙا'' (۱۰)

حاجی احمد ملاح نے لفظ ''خلق'' کے معنی خالص سندھی لفظ......کا استعمال کیا ہے جبکہ تفسیرِ

ہاشمی میں لفظ ''خلق'' ہی استعمال کیا گیا ہے۔

"وجعلنا النهار معاشاً" (۱۱)

نورالقرآن: "ءڏينهن کيوسون ڏيھ لئي، روشن روزگار "(۱۲)

تفسیر ہاشمی: "ءِ گردانيوسين ڏينهن کي سبب معيشت"(۱۳)

مذکورہ بالا آیت کے ترجموں میں معاش کے لیے احمد ملاح نے لفظ ''روزگار'' استعمال کیا جبکہ تفسیرِ ہاشمی میں اصل لفظ ''معیشت'' استعمال کیا گیا ہے۔

"فتأتون افواجاً" (۱۴)

نورالقرآن: "پوءِ ٽولن پٽيان ٽوليون نکر نديون نروار" (۱۵)

تفسیر ہاشمی: "فوڄ فوڄ ٿيو نکرندا هيکڙا پين پٺيان" (۱۶)

اس آیت میں احمد ملاح نے لفظ "افواجاً" کے لیے "ٹولیون" استعمال کیا ہے اور جبکہ تفسیرِ ہاشمی میں عربی والا لفظ ''فوج'' ذکر کیا گیا ہے۔

"جزآءً وفاقا" (۱۷)

نورالقرآن: "بدلو سو بدين جو، پورا پورا پار" (۱۸)

تفسیر ہاشمی: "ڏني ٿيندي کافرن کي پوري صحي جزا"(۱۹)

اس آیت میں لفظ ''جزا'' کے معنی میں حاجی احمد ملاح نے تجنیس حرفی کے ساتھ سندھی لفظ ''بدلو'' استعمال کیا ہے' جبکہ تفسیرِ ہاشمی میں وہی عربی لفظ ''جزاء'' استعمال ہوا ہے۔

"لا يسمعون فيها لغواً ولا كذابا" (۲۰)

نورالقرآن: "ڪچي ڪُوڙي ان ۾ ڪنين ٻڌندا ڪانه" (۲۱)

تفسیرِ ہاشمی: "نکو سٹندا بهشت ۾ کلام زبونا

نکو فحش نه گار کانکي لفظ بيهودا" (۲۲)

اس آیت کے ترجمے میں احمد ملاح نے "لغواً" کے معنی سندھی لفظ ''کچ' اور "کذب" کے لیے ''کوڑ'' استعمال کیا ہے اور آیت کا ترجمہ تجنیس حرفی کے ساتھ تحت اللفظ اور ایک ہی سطر میں کیا ہے، جبکہ تفسیرِ ہاشمی میں ایک سطر کے بجائے دو سطروں میں ہے۔

﴿ ان الذین فتنوا المؤمنین والمؤمنات ثم لم یتوبوا فلهم عذاب جهنم ولهم عذاب الحریق ﴾ (۲۳)

نورالقرآن:"مؤمنن ۽ مؤمناٹين سان کياجن کلور
موٽي، نه موٽيا، پوءِتن لئي منگرآ هه مور
پڻ سندا ساڙي سور، سزا سدائين تن کي. (۲۴)

تفسیر ہاشمی "تحقيق جن کٹا کافرن منجا عذاب مؤمنن"
توٽي کٹاء مردن کي ڪ وري عورتن
موني توبه نکٹاء کنان اهڙن کمن
آهي کارڻ تن کافرن عذاب دوزخن
۽ يس آهي کارڻ تن عذاب سندو چيرن" (۲۵)

مذکورہ آیت میں حاجی احمد ملاح نے "فتنوا" کا ترجمہ خالص سندھی لفظ "کلور" جبکہ علامہ ہاشمی نے اس لفظ کے معنی ''عذاب'' کیا ہے جو عربی کا ہی لفظ ہے۔ ''جہنم'' کے لیے علامہ ہاشمی نے ''دوزخ'' استعمال کیا ہے اور احمد ملاح نے اس کے لیے خالص سندھی لفظ "مگر" استعمال کیا ہے۔ احمد ملاح نے ''توبہ'' کے لیے سندھی لفظ "مونیا" لکھا ہے اور تفسیر ہاشمی میں وہی عربی لفظ توبہ استعمال ہوا ہے۔ اسی طرح تفسیر ہاشمی میں لفظ ''عذاب'' کے لیے اسی لفظ کو لکھا گیا ہے اور حاجی احمد ملاح نے عذاب کا ترجمہ ''سارو'' کیا ہے۔ اور مزید یہ کہ احمد ملاح نے اس آیت کا ترجمہ تین سطور میں کیا ہے جبکہ مخدوم ہاشم ٹھٹوی نے چار سطور میں کیا ہے۔

حاجی احمد ملاح کی سندھی زبان میں مہارت فصاحت وبلاغت اور ادبی ذوق کا اندازہ اس مثال سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ انہوں نے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کا ترجمہ تقریباً ۹ سورتوں کا مختلف انداز میں الگ الگ الفاظ اور مختلف جملوں میں کیا ہے، جبکہ مفہوم ومعنی میں کوئی بھی فرق نہیں آتا۔ ملاحظہ کے لیے ترجمے پیش کیے جا رہے ہیں:

سورۃ الفاتحہ:"بسم الله الرحمن الرحيم" اول نام الله جو، جو ڏيندڙ ڏيهه ساری "
ڏيئي نه پڇاري، مڙنيان مهربان گهڻو۔" (۲۶)

سورۃ البقرۃ:"بسم الله الرحمن الرحيم " اول نام اللّٰه جو' جو ڏيهن جو ڏاتار
ڏيئي نه پچاري پار، مڙنيان مهربان گهڻو۔"(۲۷)
سورۃ آل عمران:"بسم الله الرحمن الرحيم " اول نام اللّٰه جو برکت بيشمار
ڏيهن جو ڏاتار سياجهو سپين پرين (۲۸)
سورۃ النساء:"بسم الله الرحمن الرحيم " اول نام اللّٰه جو، برکت بيشمار سو
ڏيهن جو ڏاتار، سو سياجهو سپين پرين (۲۹)
سورۃ المائدۃ:"بسم الله الرحمن الرحيم " اول نام اللّٰه جو، جو ديهن جو داتا،
جو ڏيئي نه کري پچار، سياجهو سپين پرين (۳۰)
سورۃ الانعام:"بسم الله الرحمن الرحيم " اول نام اللّٰه جو، ڏينڌڙ ڏيهه ساری
ڏيئي نه پچاري، مڙنيان مهربان گهڻو۔ (۳۱)
سورۃ الاعراف:"بسم الله الرحمن الرحيم " اول نام اللّٰه جو، ڏيهن جو ڏاتار،
ڏيئي نه پچاري پار، مڙنيان مهربان گهڻو (۳۲)
سورۃ الانفال:"بسم الله الرحمن الرحيم " اول نام اللّٰه جو، جو برکت سان پرپور
جو ڏيئي نه پچاري مور، سخي سياجهو گهڻو (۳۳)
سورۃ الفرقان:"بسم الله الرحمن الرحيم " اول نام اللّٰه جو، اول نام اللّٰه جو، مٺو موچارو
سخي سونهارو، ترسوند تمام گهڻو (۳۴)
سورۃ الشعراء:"بسم الله الرحمن الرحيم " اول نام اللّٰه جو، منو موچارو،
سخي سونهارو، تر سوند تمام گهڻو۔ (۳۵)
سورۃ النمل:"بسم الله الرحمن الرحيم " (۳۶)اول نام اللّٰه جو،
سخي سياجهو گهڻو۔ (۳۷)
سورۃ الرحمٰن:"بسم الله الرحمن الرحيم " اول نام دٿي ديان
سخي سياجهو سو سبحان۔ (۳۸)

سورۃ الفاتحۃ' البقرۃ' آل عمران' النساء' الانعام' الاعراف' الانفال اور الرحمٰن میں بسم اللہ الرحمٰن

الرحیم کے ترجمے مختلف الفاظ اور پیرایوں میں کیے ہیں۔ جبکہ سورۂ یونس سے سورۂ نور تک اور سورۂ نمل سے سورۂ قمر تک' اور سورۃ الواقعہ سے آخر القرآن تک بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا ترجمہ سورۂ نساء والا کیا ہے اور سورۃ الفرقان اور الشعراء دونوں سورتوں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا ترجمہ بقیہ تراجم سے مختلف کیا ہے۔ اور پھر سورۃ الرحمٰن میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا ترجمہ تمام تراجم میں منفرد ہے۔

مرحوم حاجی احمد ملاح کا یہ ترجمہ درحقیقت سندھ کی علمی وثقافتی تاریخ کا عظیم کارنامہ ہے، جو سندھ کے علمی ودعوتی منظر پر چمکتا رہے گا۔ اس ترجمے کو پڑھتے ہوئے شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ علیہ (ت ۱۱۶۵ھ) کی شاعری کی یاد تازہ ہوتی ہے' سلیس' رواں' بامحاورہ' ادبی چاشنی سے بھرپور اور قرآنی تعلیمات کا حامل ہے کہ شاید ہی کسی اور زبان اور فرد کو یہ سعادت نصیب ہوئی ہو۔

۱۹۷۸ء میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے سابق صدر جنرل محمد ضیاء الحق (مرحوم) نے ان کے کارنامے کی قدردانی کرتے ہوئے تمغۂ حسنِ کارکردگی اور دس ہزار روپے نقد دے کر ان کی خدمات کا اعتراف کیا۔

مرحوم حاجی احمد ملاح نے یہ ترجمہ ۶۵ سال کی عمر میں مکمل کیا۔ یہ ترجمہ چھ مرتبہ زیورِ طبع سے آراستہ ہو چکا ہے۔ اس ترجمہ کی تصحیح' کتابت اور ترتیب مولانا احمد ملاح (مرحوم) کے شاگرد اور معتقد مولوی عبد اللہ جو نیجو نے کی ہے۔ پہلی طبع ۱۹۶۸ء میں حقی آفسٹ پریس کراچی میں 30x20 کے عمدہ کاغذ پر ہوئی ہے جو 800 صفحات پر مشتمل ہے اور اس کے ناشر مولانا کے معتقد خاص ارباب اللہ جڑیو صاحب ہیں۔ اور اس کی خطاطی مولوی مشتاق احمد کے فرزند عبد الرؤف نے کی ہے۔ ایک کالم میں قرآن مجید کی آیات ہیں دوسرے کالم میں بالمقابل ترجمے کے ابیات ہیں جو شاعر کا کمال ہے۔

دوسری مرتبہ طبع ۱۹۷۸ء میں مہران آرٹس کونسل حیدرآباد' تیسری طبع داؤد فاؤنڈیشن' چوتھی طبع جمیل میمن بدین اور پانچویں طبع ۱۴۱۵ھ میں سعودی عرب کے امیر ولید بن طلال بن عبد العزیز کی طرف سے کی گئی اور سندھ میں ہزاروں کی تعداد میں مفت تقسیم کیا گیا۔ چھٹی طبع ۲۰۰۴ء میں سندھیکا کا اکیڈمی کراچی سے ہوئی۔

اللہ تعالیٰ ان کی مساعی جلیلہ کو قبول فرمائے۔ آمین

حواشی وحوالہ جات

۱: دائرۃ معارف اسلامیہ جامعہ پنجاب لاہور ا/۱۶/۶۱۵۔
۲: مذکورہ تمام کتب حاجی احمد ملاح کے تلمیذ رشید اور عقید مولوی عبد اللہ جو نیجو کی کوشش سے چھپی ہیں۔
۳: میمن عبدالمجید سندھی ڈاکٹر: سندھی بیت: ص۔۶۳۔مھران اکیڈمی شکار پور۔ ط۔ا۔۲۰۰۲۔
۴: سندھی شاعری میں کچھ ابیات طویل ہوتے ہیں جن میں مصرعوں کی تعداد کی پابندی نہیں کی جاتی، بیس سے پچیس مصرعے بھی ہوتے ہیں اس طرز کو کبت کہا جاتا ہے۔ (میمن عبدالمجید سندھی: بیت۔ص۔۳۷۔ط۔مھران اکیڈمی شکار پور۔ط۔ا۔۲۰۰۲۔
۵: میمن عبدالمجید سندھی ڈاکٹر: سندھی بیت: ص۔۶۳
۶: قاسمی علامہ: غلام مصطفیٰ: مقدمہ تفسیر ہاشمی۔ص۱۳۔ط۔سندھی ادبی بورڈ جام شورو سندھ۔ط۔ا۔۱۹۸۷
۷: الف اشباع والے ابیات وہ ہیں جن کے قافیے کے آخر میں ''الف'' لگایا جاتا ہے، مثلاً: کریم سے کریما، انعام سے انعاما
۸: القرآن: سورۃ النبأ الآیۃ (۸)
۹: احمد ملاح: نور القرآن۔ طابع: امیر ولید بن طلال ۱۴۱۵ھ میں سعودی عرب ص۔۶۸۷
۱۰: ٹھٹوی مخدوم محمد ہاشم: تفسیر ہاشمی۔ص۔۸۔سندھی ادبی بورڈ جام شورو سندھ۔۱۹۸۷
۱۱: القرآن: سورۃ النبأ الآیۃ۔۱۱
۱۲: احمد ملاح: نور القرآن۔ص۔۶۸۷
۱۳: ٹھٹوی: مخدوم محمد ہاشم: تفسیر ہاشمی۔ص:۱۱
۱۴: القرآن: سورۃ النبأ الآیۃ۔۱۸
۱۵: احمد ملاح: نور القرآن۔ص۔۶۸۷
۱۶: ٹھٹوی: مخدوم محمد ہاشم: تفسیر ہاشمی۔ص۔۱۴

۱۷: القرآن: سورۃ النبأ۔ الآیۃ ۲۴
۱۸: احمد ملاح: نور القرآن۔ ص۔ ۷۶۹
۱۹: ٹھٹوی: مخدوم محمد ہاشم: تفسیر ہاشمی۔ ص۔ ۲۰
۲۰: القرآن: سورۃ النبأ۔ الآیۃ ۳۵
۲۱: احمد ملاح: نور القرآن۔ ص۔ ۷۶۹
۲۲: ٹھٹوی: مخدوم محمد ہاشم: تفسیر ہاشمی۔ ص۔ ۲۰
۲۳: القرآن: سورۃ البروج الآیۃ (۱۰)
۲۴: احمد ملاح: نور القرآن۔ ص۔ ۷۸۰
۲۵: ٹھٹوی: مخدوم محمد ہاشم: تفسیر ہاشمی۔ ص۔ ۱۱۱
۲۶: احمد ملاح: نور القرآن۔ ص۔ ۲
۲۷: احمد ملاح: نور القرآن۔ ص۔ ۳
۲۸: احمد ملاح: نور القرآن۔ ص۔ ۲۱
۲۹: احمد ملاح: نور القرآن۔ ص۔ ۹۴
۳۰: احمد ملاح: نور القرآن۔ ص۔ ۱۲۸
۳۱: احمد ملاح: نور القرآن۔ ص۔ ۱۵۳
۳۲: احمد ملاح: نور القرآن۔ ص۔ ۱۸۲
۳۳: احمد ملاح: نور القرآن۔ ص۔ ۲۱۵
۳۴: احمد ملاح: نور القرآن۔ ص۔ ۴۴۸
۳۵: احمد ملاح: نور القرآن۔ ص۔ ۴۵۷
۳۶: القرآن: سورۃ النمل الآیۃ ۳۰
۳۷: احمد ملاح: نور القرآن۔ ص ۴۷۰
۳۸: احمد ملاح: نور القرآن۔ ص۔ ۶۸۶